

# معارف القرآن

حضرت مولانا مفتی محمد شفیع صاحب مدظلہ  
مفتی اعظم پاکستان

ادارۃ المعارف  
کراچی ۱۹۵۰ پاکستان



اور اس کا جو وجہ یہ تھا کہ وہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے استعفاء دینے پر تہمتی ہوئی، اور آخر کار اللہ تعالیٰ نے مسلمانوں کی یہ برکتیں تمام کر دیں اور ان کو بدستور و ساقیہ میں پرکھ دیا تو ان کے لئے خاص اسلام کے نام پر ان کی سب سے بڑی اسلامی سلطنت پاکستان کے نام سے وجود میں آئی۔

اسلامی سلطنت، اسلامی نظام اسلامی قانون کی قدیم تاریخ کا اب امیر کی صورت میں تبدیل ہونے لگیں اور اس کے ساتھ وہی مالدی کو ترک کر کے اور پاکستان کو وطن بنانے کی کوششوں میں مصروف ہو گئی۔ وطن اصلی اور جدید کے علوم اسلامی کا مرکز اور منتخب علماء امت کا مرکز بن کر برقراری کی سعی میں مشغول ہوئے۔

قرآن سے مردان ایمان پاک ہوں

میرا جنت کا طائر اوشم دو دم

یہ سب تک کے سیاسی حالات اور جدید وستان میں مسلمانوں اور ان کے لواؤں کے مستقبل پر نظر پانی تو کوئی روشن پہلو سامنے نہ آتا، اس کے علاوہ پاکستان میں ہر طرح کی صلاح و غلامی کی امید بظاہر اسباب لغز آتی تھی، اور یہ کوشش جاری تھی اور دوسری طرف روئے ملک میں برائی اور فتنہ و فساد کی صورت گری کے قیامت خیز مظاہرے ہو گئے، ہندوستان میں مسلمانوں پر موشہ حیات، تنگ دلی، لاکھوں لاکھوں مسلمانوں کو ہجر پاکستان کی طرف دیکھائی دیا گیا، اور ہجر جانے والوں کو حاجت کے ساتھ جانے کا موقع بھی نہ دیا گیا، جاہل تہذیب عام، خوں ریزی، دہشت مارا اور اغوا کے دوح و فساد نکلتے تھے، یہی کامیج سال پاکستان پہنچ گیا، ایک اور ہجر پاکستان تھا، آج کل کے بعد ہنگامے کے قریب سے قریب سے استاد محرم اور پھر ان کی نافرمانی شیخ الاسلام حضرت مولانا شبیر احمد عثمانی رحمہ اللہ اور چند علماء کرام کی نے یہ بار اٹھایا کہ پاکستان کے لئے اسلامی دستور کا ایک خاکہ مرتب کر کے حکومت کے سامنے رکھا جائے، اگرچہ یہ مقصد کے لئے پاکستان بنانے سے وہ جلد سے جلد ہرگز نہ کار کئے، اس پرچہ کے لئے پہلے چند خطا کے اندر کوئی ہندوستان سے کوئی کڑی لے کر دھوکا دیا۔

۲۰۔ جاہل دنیا میں اسلام کو ہمیشہ سے مسلمانوں میں غریب و غلام کا رنگ تھا جس میں وطن

انور مرکز علوم دینی، تہذیب و تمدن، اور ہر جاہل کو سنا جانے کے پاکستان کا

محج کیا، والدہ و خیر بار اور کٹر لڑاؤ و سب غریبوں اور گھرباؤں کو سنا جانے کے پاکستان کا

جادو بری وہاں ایک طرف اس کی تہذیب سے وقت گزرنے کے شکوک کے ساتھ ایک نئی

اسلامی حکومت کا وجود اور اس میں دینی رجحانات کے برعکس نہ کرنے کے خواہش کیا یہ دونوں کے

مقابلے کی صورت میں غلطان ہو جائے۔

دینی اور جہاد مقامات پر آج کے ہوتے ہوئے ۲۶۔ جاہل دنیا میں اسلام کو ہمیشہ سے مسلمانوں میں غریب و غلام کا رنگ

نے حدود پاکستان میں پہنچا دی اور اگر کوئی غیر اختیاری طور پر پناہ دین ہو گیا، یہاں تک کہ ہر اس وقت پندرہ سال پہلے کے ہرگز نہیں بڑھ کر آئے، اس پندرہ سال میں کیا کیا اور کیا ہوا، اس کی سرگزشت بہت طویل ہے، یہ مقام اس کے لئے کلیدیں ہیں جن سے معاہدہ کے لئے پاکستان کو جبراً مطلقاً تھا اور اس کے لئے سب سے پہلے یہ دیکھنا تھا کہ ہرگز کے لئے کیا ہوئے، ان کی حیثیت ایک لکھنؤ تھا

سے زیادہ بانی نہ ہو کر اسے

بلبل جہنم غول شد و گل شد ہر جہنم پاک

اسے وطن ہے ہمارے اگر ایمان نہ ہمارے

حکومت کے رات سے کسی رسمی انقلاب اور شاہان اصلاح کی امیری خوب و خیال ہوئی تھی ہیں تاہم عام مسلمانوں میں دینی پیدا رہی اور اس پر وہ احساس پیدا ہوا جس تک میرا تہذیب کے ساتھ ہے، ان میں اولیٰ اصلاح و ترقی کی کوششیں دینی تھیں اور اس احساس نے یہاں دینی خدمتوں کی راہیں کھولی ہوئی ہیں۔

حکومت کے پہلے یہ اصلاحی کوششوں کے علاوہ دینی طرز سے اصلاحی جدوجہد اور اس کے لئے ہر کار اور ان کا تمام جو شروعات سے پیش نظر تھا اس کی ابتداء ۱۳۳۸ م، ۱۳۳۹ م میں اس طرح ہوئی کہ کرامت داغ کراچی کے متعلق ہر باب الاسلام میں روزانہ درج دینی مشران شروع ہوا اور ہر طرف سے کرنے والے مداخلت کے جواب میں جو فتاویٰ مسلسل نکلتے جاتے، اور ہر نقل کے رد و انکار، چہ جاتے تھے، اس کا انتظام آئی، کراچی، ایک دارالافتاء کے قیام کی صورت میں عمل میں آیا، یہ دینی مشران جمعیہ قرآن و معارف و تہذیب و تہذیب کے دینوں کی زندگی میں انقلاب کے آغاز پر تھے، ان کا مرکز کراچی کا ایک اچھا مشغلہ مل گیا، بعد غافلہ فیروز آباد ایک گھنٹہ کے عمل سے شام سال میں جمعا شدہ یہ دینی مشران غل ہو گئے۔

یہاں تک کہ جمعیہ، صفر ششمارہ میں اس وقت پہلی جمعی تھی، دیگر تفسیر، تعارف القرآن کو کتابی صورت میں لے کر لایا، ہر جہاں، ہر شہر، ہر ملک، ہر مسلمانوں کی ہر شہر سے اس پر کام شروع ہوا، ہر جہاں تک کہ ہر سال میں جمعا شدہ عمل ہو گیا، اس جمعیہ کا کام کرنے والا حصہ جمعیہ تفسیر کے بعد ششمارہ میں تھا۔

## تفسیر معارف القرآن کی تصنیف قدرتی اسباب

اخوان ہمارے ہر جہاں کے علم کی ہر جہاں سے کسی میں نہ ہوئی کہ قرآن کریم کی تفسیر کیا

اور اگر نہ تفسیر تفسیر سے اس کے اسباب اس طرح شروع ہوئے کہ دینی پاکستان سے روزانہ

اور اگر نہ تفسیر تفسیر سے اس کے اسباب اس طرح شروع ہوئے کہ دینی پاکستان سے روزانہ

اور اگر نہ تفسیر تفسیر سے اس کے اسباب اس طرح شروع ہوئے کہ دینی پاکستان سے روزانہ

نشر ہوئے۔ دوسری قرآن کے متعلق مجھ سے فرائض کی گفت میں جو کچھ مذاہن کی بنا پر میں کہتا تھا وہ اس کا  
پھر انھوں نے ایک دوسری تقریر پیش کی کہ روزانہ دوسرے سلسلے سے الگ ایک ہفتہ دای دوسرے  
بنام معاشرت ان قرآن جاری کیا جائے جس میں پورے قرآن کی تفسیر چنی نظر ہو مگر عام مسلمانوں  
کی موجودہ ضرورت کے پیش نظر خاص خاص آیات کا انتخاب کر کے ان کی تفسیر اور متعلقہ احکام بیان  
کرا کر، اس قدر اس کو اس مشرق کے ساتھ منظور کر دیا کہ کوئی عام مفسر نہ لے گا اور کسی  
پابندی کی بھی قبول نہ کرے گا جو میرے نزدیک دوسری قرآن کے مناسب نام نہیں پڑتا منظور کر لیں۔  
بنام صلہ عقاب یہ دوسرے نام عقابت قرآن کے نام بن کر ان سلسلہ میں داخل ہوئے۔  
شرع ہوا اور وقت چاہا اور سال باہندہ سے جاری رہا یہاں تک کہ سب قرآن سلسلہ میں داخل ہو چکا  
کیا یہی نہیں ایسی کے تحت اس دور کی تفسیر کروایا گیا۔ دوسری معاشرت ان قرآن پر بھی پائے اور دوسرے  
قرآن پر بھی جو کچھ اس میں ان تیرہ باروں کی شکل تفسیر میں ملے مگر منتخب آیات کی تفسیر ہی، اس قدر  
اس دور میں آیات کو اس میں شامل نہیں کیا تھا جو خاص علمی مضامین پر مشتمل تھی اور پڑانی  
تقریر کے ذریعہ عام کے ذہن میں کرنا اس کا مشکل تھا، یہ آیات جو کر سکتے تھے ان۔

جس وقت یہ کام شروع کیا گیا اس کا کوئی دور و خیال نہ تھا کہ کسی وقت کمالی  
صورت میں ایک مستقل نظریہ کے انداز پر شائع ہوگی، مگر ہوا کہ جب یہ دوسری شریعت شروع  
ہوا تو پاکستان کے سب علماء نے اس سے زیادہ فائدہ فرمایا اور وہ دینی مکتبے والے  
مسلمانوں کی طرف سے بے شمار خطوط پڑے۔ پاکستان کو اور خود احقر کو وصول ہوتے ہیں کہ معلوم  
ہوا کہ بہت سے وزراء اور نو مسلم انتہا مسلم اس دوسرے بہت شغف دیکھتے ہیں، افریقہ  
میں جو کہ یہ دوسرے آخر شب یا بالکل صبح صادق کے وقت پہنچتا تھا وہاں کے لوگوں نے اس کو  
شعبہ دیکھا اور اس کے ذریعہ غور کر کے بعد میں سب کو بار بار ملتے کا اہتمام کیا اور جگہ جگہ اس  
کا تقاضا ہوا کہ اس دور کی صورت میں شائع کیا جائے، عام مسلمانوں کے اس اشتیاق  
نے اس کا یہ کہ بہت بڑھادی اور اس وقت کے بار و گیارہ سال تک سلسلہ ترقی پابندی  
جاری رکھا، سب سے اہم درجہ علم میں جب دوسرے سلسلہ بند ہوا تو بہت سے حضرات کی طرف سے یہ  
تقاضا ہوا کہ جتنا ہو سکتا ہے اس کو کتابی صورت میں شائع کیا جائے، اور دوسری میں آیات جو کچھ  
میں ہیں ان کی بھی جمع کر دی جائے، بنام خدا یہ آراء اور کلام موجودہ پر نظر پڑا اور دوسری  
باقی آیات کی تکمیل کا کام شروع کیا جائے، چنانچہ دوسرے سلسلہ میں سورۃ فاتحہ کی تفسیر  
نظرانی تک پہنچی اور دوسرے سلسلہ میں کام شروع کیا اس میں اشکال آیات مشکل بہت ہیں جو  
مشرق و مشرق کی تقریر میں نہیں آتی تھیں، یہ کام بہت محنت اور فرصت کا تقاضا تھا، جو کچھ

مقابلہ نمودار عرض کرے فرصت دے دی اور کچھ عرصہ تک کام نہ ہوئی میں چڑھ گیا۔

بہر حال ہفتہ وار ایک خدمت دینی ششماہی کے شعبان میں اس طرح کے اسلحہ بدلی میں کچھ چھوڑنے کا قصد  
پاڑا، چلی تفسیر کا سبب یہ کہ جو کچھ ضرورت رہتی تھی، آخر رمضان میں اس کے کوڑے  
پڑے، مہینہ دیکھ کر دیا، آخری آخر دوسرے بھی قضا ہوئے، مگر میں کچھ نہ بولنے لگی، اس کے  
ساتھ پاؤں میں بغیر اس کا پڑا اور شروع ہوا، اس کا جو علاج کیے گا مگر مجھے اتنا دہ بھی کامیاب  
نہ ہوا اور وہ پاؤں سے صدمہ جھیل گیا، قضا بھی پڑے اس طرح صدمہ دینی دیکھ کر کے ساتھ  
موت و حیات کی کشمکش میں گر پڑا، جب چلنے پھرنے اور یہ کام سے صدمہ ہو گیا، زندگی کی آہ  
بھی چھوٹی چھوٹی قلاب اس پر افسوس ہو کر یہ تفسیر کی اور ان میں قدر ہو چکے تھے ان پر نظر پڑا اور  
سچیں میں نہ ہو سکی اب یہ اور ان کی جو شائع ہو جائیں گے، اس حال نے قلب میں بہت عطا فرمائی  
اور حال ششماہی کے آخر میں ستر طاقت پر ہی اللہ تعالیٰ نے اس کام کو شروع کر دیا، اور دوسرے  
ششماہی کو سورۃ بقرہ کی تکمیل پر کرنا بہت ربطا عت کے لئے دیدی، اس کے بعد میں حسین  
بہادی و صمدی کی حالت میں یہ کام شروع کر دیا، اور دوسرے سلسلہ میں اس کی برکت سے وہ  
کام کے بعد شروع کر دی رتن فرادی تو جب ششماہی کے کام کو شروع کر دیا، مگر اس کے ساتھ تک  
میں جدا اختیارات سے سیاسی چنگا میں کمال تک طرفان مقرر کر دیا، میں اگرچہ حضرت روز سے سیاست  
سے بالکل یکسو ہو چکا تھا، مگر ان اختیارات نے پاکستان میں خاص اسلامی حکومت کے بجائے  
کیونکہ اور دوسری اصول چلنے کے اختیارات دی کر دیے، اور دوسری اہم ترین اصول اسلام یا دیکھ کر  
کے لئے عجز و دہش دہلے دیکھ کر دیا، اس لئے اس کے اختیارات سے میرا پرکھا و کروا کر کم از کم  
اسلام اور دوسری اہم ترین اور دوسرے سلسلہ میں خطرناک نتائج سے قوم کو آگاہ کر کے کی حد تک  
اس سیاسی میدان میں تنہا بنا دیا، اس کے لئے تقریریں چاہئے تھیں، اور دوسری دخل  
پاکستان کے اہم مواقع میں جلوس میں شرکت کی تاکہ پوری مسئلہ کی وضاحت تو خود دوسرے  
پوری ہوگی، مگر سیاست کے میدان میں مسلمان اور مخالفین سے زیادہ دور دور کام کرنے کی طاقت  
کا نتیجہ بالکل خلاف اور برعکس نکلا، اس کے اثر سے پاکستان پر جو زوال آتا تھا وہ آگیا، و کلام  
اللہ تعالیٰ حق تعالیٰ و حق تعالیٰ۔

اختیارات کے بعد آخر سے میرا سیاست سے مصروف ہو کر آیا یہ کام شروع کیا، اور الحمد للہ  
علی کریم کہ جب مسئلہ تک ترقی پاؤں کی معاشرت ان قرآن پر نظر پڑا اور دوسری میں ترقیات  
کی تفسیر میں عمل ہو گئی، اور سورۃ البقرہ سے سورۃ فتح تک دوسری کی تفسیر میں تفسیر  
اب قرآن کی وضاحت کے قریب ہو گیا تو اللہ تعالیٰ نے بہت عطا فرمایا، اور باقی آیات قرآن







